تحفظ خواتین (فوجداری ترمیمی) بل 2006ء

متحدہ مجلس عمل کا مؤقف اور مذاکرات کے میز پر

تحریر: جناب اسداللہ بھٹوایڈوکیٹ (ایم این اے)

متحدہ مجلس عمل نے حدود قوانین کے جائزہ کے لئے ایک جائزہ سب کمیٹی (حدود کمیٹی) تشکیل دی تھی جو کہ مولانا سید نصیب علی شاہ صاحب، مولانا عبدالمالک صاحب، اسداللہ بھٹو صاحب پر مشتمل تھی۔ حکومت کی طرف سے مشاورت کے لئے مدعو کردہ علمائے کرام مولانا حسن جان صاحب، مولانا مفتی منیب الرحمن صاحب، ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی، مولانا قاری حنیف جالندھری، مولانا مفتی غلام الرحمن، مولانا زاہد الراشدی کی ٹیم سے مورخہ 6 ستمبر 2006ء بوقت صبح 8:30 بجے سب کمیٹی روم نمبر 2 پارلیمنٹ ہاؤس اسلام آباد میں میٹنگ ہوئی۔ مولانا جسٹس (ر) محمد تقی عثمانی صاحب بیرون ملک ہونے کی وجہ سے اجلاس میں شریک نہ ہوسکے۔ حکومت کی طرف سے چودھری شجاعت حسین (صدر مسلم لیگ ق) محمد وصی ظفر (وزیر قانون) محمد علی درانی (وزیر اطلاعات) سردار نصراللہ دریشک (چیئرمین سلیکٹ کمیٹی برائے حدود ترمیمی بل 2006ء) جسٹس (ر) منصور (وفاقی سیکرٹری قانون) اور دیگر نے شرکت کی۔ علماء نے سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ اور حدود قوانین کے مطالعہ کے لئے وقت طلب کیا تاکہ قرآن وسنت کی روشنی میں اپنی رائے دے سکیں۔ اجلاس کو مورخہ 11 ستمبر 2006ء بروز پیر تک ملتوی کر دیا گیا۔ حکومت نے علماء کو ایک دن قبل مورخہ 10 ستمبر 2006ء بروز اتوار مدعو کر کے مذاکرات کئے۔ مورخہ 11 ستمبر 2006ء کو شام 5:00 بجے ایم ایم اے کے رہنماؤں حافظ حسین احمد صاحب، مولانا سید نصیب علی شاہ صاحب، مولانا عبدالمالک صاحب، اسداللہ بھٹو صاحب، علامہ عبدالجلیل نقوی صاحب وغیرہ نے علماء کے ساتھ میٹنگ کی، جس میں درج ذیل نکات ومطالبات پیش کئے گئے:

☆ جرم زنا (نفاذ حدود) آرڈیننس 1979ء

۱۔ زنا بالرضا کی تعزیری سزا کی بحالی

۲۔ زنا بالجبر کی صورت میں حد کی بحالی

۳۔ قرآن وسنت کی بالادستی

۴۔ حد وتعزیر کے قانون کی بحالی

۵۔ مختلف اصطلاحات وتشریحات کی بحالی

۶۔ 16 سال سے کم عمر میں جرم زنا کی صورت میں سزا کی بحالی

۷۔ برائی کے اڈوں کے لئے خواتین کی خرید وفروخت کے جرم میں کم ازکم سزا متعین کرنا

۸۔ ارتکاب جرم زنا بالجبر میں مرد وعورت کی تفریق کا خاتمہ

۹۔ اقدام جرم سے متعلق دفعہ کی بحالی

۱۰۔ جرم زنا میں ثبوت ہونے کے باوجود کسی وجہ سے حد ساقط ہونے پر تعزیری سزا کی بحالی

۱۱۔ مجموعہ تعزیرات پاکستان کی ضروری دفعات کا اطلاق

۱۲۔ جرم زنا کے ساتھ دیگر جرائم کا اسی عدالت میں فیصلہ

۱۳۔ جرم زنا (نفاذ حدود) آرڈی نینس 1979ء میں زنا کے معاون جرائم کے لئے سزا کی بحالی

۱۴۔ نالش کی بجائے FIR کے طریقہ کار کی بحالی

☆ جرم قذف (نفاذ حد) آرڈی نینس 1979ء

۱۔ مختلف تشریحات واصطلاحات کی بحالی

۲۔ جرم زنا کے ملزم کے بری ہونے پر خود بخود قذف لاگو ہونے کے لئے مدعی کا دعویٰ

۳۔ قذف کے مواد کی طباعت یا کندہ کرنے یا فروخت کرنے پر پابندی

۴۔ اقدام قذف کی سزا کی بحالی

۵۔ لعان کے دفعہ کی مکمل بحالی اور ''انفساخ ازدواجِ مسلمانان ایکٹ 1939ء'' سے حذف کرنا

۶۔ تعزیرات پاکستان کی بعض دفعات کا اطلاق

۷۔ ضابطہ فوجداری کی بعض دفعات کا اطلاق

۸۔ قران وسنت کی بالادستی

علماء اور حکومت کے درمیان 10 ستمبر 2006ء کو تفصیلی مشاورت کے بعد جاری کردہ اعلامیہ کے مطابق درج ذیل امور پر اصولی اتفاق رائے ہوگیا اور طے پایا کہ باقی امور کے لئے وقت ملنے پر سفارشات پیش کی جائیں گی:۔

۱۔ زنا بالجبر اگر حد کی شرائط کے ساتھ ثابت ہوجائے تو اس پر حد زنا جاری کی جائے گی۔

۲۔ حدود آرڈی نینس میں زنا موجب تعزیر کی بجائے ''فحاشی'' کے عنوان سے ایک نئی دفعہ کا تعزیرات پاکستان (ppc) میں اضافہ کیا جائے گا، جس کا متن درج ذیل ہے،

A man and a woman are said to commit lewedness if they willfuly have sexual intercourse with one another and shall be punished with impirsonment which

may extend to five years and shall also be liable to fine.

۳۔زنا آرڈی نینس کی دفعہ کی جگہ مندرجہ ذیل تحریر کی جائے گی:

in the interpretation and application of this ordinance,the injunctions of islam,as laid down in the Holy Quran and sunnah ,shall have effect not with standing anything contained in any other law for the time being in force

اعلامیہ سامنے آنے پر علماء کی خدمت میں درج ذیل خلاف شریعت پہلوؤں کی نشان دہی کی گئی جس سے علماء نے اتفاق کیا۔

۱۔لعان کی کاروائی کے لئے فوجداری عدالت اور فسخ نکاح کے لئے عدالت کا دوہرا نظام۔

۲۔زنا کے ملزم کو بری کرتے وقت عدالت کی طرف سے قذف کی suo moto کاروائی کے بجائے مدعی کے دعوی پر ہونا۔

۳۔16 سال سے کم عمر کی لڑکی کا مرضی سے زنا کو زنا بالجبر قرار دے کر سزا ختم کرنا۔

۴۔زنا کی حدوتعزیر کے لئے کم ازکم بلوغت کی بجائے 16 سال کو قرار دینا۔

۵۔اعلامیہ میں موجود جملہ ''اس بل میں اصولی طور پر قران وسنت کے منافی کوئی بات باقی نہیں رہی'' کو حذف کرنے کا مطالبہ علماء نے مان لیا تھا لیکن پھر بھی میڈیا کو مذکورہ جملے کے ساتھ اعلامیہ جاری کرنا۔

حکومت اور مدعو کردہ علماء سے اتفاق رائے کی روشنی میں قانون کے مسودہ کا جائزہ لینے کے لئے 13 ستمبر 2006ء کو قائد حزب اختلاف مولانا فضل الرحمن صاحب کی صدارت میں ایک طویل اجلاس ہوا۔ جس میں لیاقت بلوچ ،حافظ حسین احمد ، مولانا قاری گل رحمن، پروفیسر ساجد میر ،صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر ،علامہ عبدالجلیل نقوی ،سید نصیب علی شاہ ،مولانا عبدالمالک ،اسداللہ بھٹو، سینیٹر طلحہ محمود آریان نے شرکت کی۔ جس میں سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ میں موجود غیر شرعی امور کی مذکورہ بالا تفصیلی فہرست حکومت کے مدعو کردہ علمائے کرام کی خدمت میں دوبارہ پیش کرنے کا فیصلہ ہوا۔ بعد ازاں (اسی دن) حکومتی مدعو کردہ علمائے کرام کے ساتھ پنجاب ہاؤس میں میٹنگ کے دوران مذکورہ علمائے کرام نے اتفاق کیا۔ البتہ درج ذیل امور نہایت اہم ہونے کی وجہ سے ان کو اولیت دینے اور ہر صورت میں منوانے کی سعی پر اتفاق کیا گیا اور یہ کم ازکم مطالبات مندرجہ ذیل ہوں گے۔

۱۔جرم زنا بالجبر یا زنا کے مقدمہ میں حد کی سزا نہ ملنے پر تعزیر کی سزا اور تعزیری مقدمہ میں ثبوت ملنے پر حد کی سزا کا اختیار اسی عدالت کو دینا

۲۔نئی تجویز کردہ دفعات کے مطابق نالش عدالت میں داخل کرنے کے طریقہ کار کو ختم کر کے FIR درج کرانے اور ضابطہ فوجداری کی دفعہ 165B کو فوجداری قوانین ترمیمی ایکٹ 2004ء (ایکٹ 01 مجریہ 2005ء) کے طریقہ کار کو بحال کرنا۔

۳۔زنا بالرضا اور زنا بالجبر میں عمر کے تعین کی بجائے بلوغت کو کسوٹی قرار دیا۔

۴۔جرمِ زنا (نفاذ حدود) آرڈیننس کی زنا بالجبر کے متعلق موجود عبارت حد کی سزا کی بحالی اور تعزیر کیلئے PPC میں بھی اس کو شامل کرنا۔

۵۔حدود آرڈیننس میں اقدامِ جرم اور تعاونِ جرم کی دفعات کی بحالی۔

۶۔برائی کے اڈوں کے لئے خواتین کی خرید وفروخت کے جرم میں کم از کم سزا کا تعین۔

حکومت اور علماء کی میٹنگ کے بعد حکومتی مسوّدہ قانون 14 ستمبر 2006ء کو بعد عصر موصول ہوا۔اس پر مولانا فضل الرحمٰن صاحب ،قائدحزبِ اختلاف قومی اسمبلی ،کی صدارت میں جائزہ لیا گیا جس میں لیاقت بلوچ صاحب،حافظ حسین احمد صاحب، مولانا قاری گل رحمٰن صاحب، پروفیسر ساجد میر صاحب،صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر صاحب،مولانا سید نصیب علی شاہ صاحب ، مولانا عبدالمالک صاحب، اسداللہ بھٹو صاحب،طلحہ محمود آریان صاحب نے شرکت کی۔علماء کی جن سفارشات کے متعلق باور کروایا گیا تھاوہ مسودہ قانون میں شامل نہ تھیں۔اس مسودہ پر اعتراضات اختصار کیساتھ ذیل میں درج ہیں:۔

۱۔دفعہ 494B تعزیرات پاکستان (زنا بالرضا کے متعلق) کا نام تبدیل کردیا گیا ہے اور نئے نام سے یہ دفعہ صرف زنا بالرضا کے غیر شادی شدہ مجرمین کے لئے ہوگا اور شادی شدہ مجرم پراس کا اطلاق نہ ہوگا جو کہ غیر شرعی ہے۔

۲۔نئی تجویز کردہ دفعہ 499A میں زنا بالرضا کے مجرم کے بری ہونے کی صورت میں فریادی (مستغیث) کو 5 سال کی سزا سے متعلق دفعہ کا اضافہ اور اس کا متن غیر شرعی ہے۔نیز اس دفعہ کی وجہ سے جرمِ زنا کی فریاد(FIR)/نالش داخل نہ ہوگی۔نتیجتاً عدالتی تدارک(Judicial relief)اور انصاف کے خاتمہ سے زنا کی حوصلہ افزائی ہوگی۔

۳۔تمام سابقہ اعتراضات برقرار ہیں۔

اس صورتحال سے یہ بات واضح ہوگئی کہ حکومت نے علماء کے ساتھ صرف 3 مطالبات پر اتفاقِ رائے کیا لیکن مسودہ بناتے وقت ان کو غیر شرعی طور پر تحریر کیا اور مختلف طریقوں سے ان کو غیر موٴثر بنانے کا اہتمام کیا جس کی وجہ سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ حکومت علماء کی رائے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے تیار نہیں ہے۔

مولانا سید نصیب علی شاہ	مولانا عبدالمالک	اسداللہ بھٹو
(ممبر قومی اسمبلی)	(ممبر قومی اسمبلی)	(ممبر قومی اسمبلی)
چیئرمین	رکن	رکن